❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت والدین
وقت 5-7 منٹ

تربیتِ اولاد اور مالی قربانی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا (بنی اسرائیل:32)

یعنی اپنی اولاد کو کنگال ہونے کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم ہی ہیں جو انہیں رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ ان کو قتل کرنا یقیناً بہت بڑی خطا ہے۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اُسے دے چکے مال و جان بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار

(درثمین)

معزز سامعین! تربیتِ اَولاد جو جماعت احمدیہ میں ایک بنیادی جزو ہے پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن شریف اور احادیث کی روشنی میں اس اہم مضمون کی طرف بہت توجہ دلائی۔ بعد ازاں ہمارے خلفاءِ کرام نے وقت کی اِس اہم ضرورت اور آواز پر سینکڑوں نہیں ہزاروں خطبات، خطابات، تقاریر کیں۔ مختلف محافل میں خلفاء کی تربیتی گفتگو اِن کے علاوہ ہے۔ جیسے ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نوجوان بچوں، بچیوں خدام، اطفال، ناصرات، لجنہ ممبرات اور انصار بھائیوں سے This week with Hazoor میں تربیتی گفتگو فرماتے ہیں۔ بلکہ ہر خطبہ، تقریر اور خطاب کے دوران تربیتِ اولاد سے متعلق کسی نہ کسی امر کا ذکر چند فقروں میں کر جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ مِن حیثُ الجماعۃ نے جلسہ ہائے سالانہ، مختلف تربیتی جلسوں، ریلیوں، اجتماعات، اجلاسات اور جلسہ ہائے والدین پر تقاریر کا انتظام کرتی رہی اور اب بھی پہلے سے زیادہ شدّت سے کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ہماری جماعت میں ذیلی تنظیموں کا نظام بہت مربوط ہے۔ وہ بھی اپنی اپنی سطح پر اس موضوع پر تقاریر اور خطبات کا انتظام وانصرام کرواتی ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں اس موضوع پر دنیا بھر میں بولی جانے والی سینکڑوں زبانوں میں کتب، پمفلٹس، کتابچے اور بروشرز موجود ہیں۔ مشاہدات کے پلیٹ فارم سے بھی اِس اہم وقت کی ضرورت پر مختلف عناوین پر تقاریر کی اشاعت ہوئی ہے۔ جن کو تین کتب میں تیار کیا جا رہا ہے۔ گویا یوں 150 کے قریب تربیتِ اولاد پر تقاریر ویب سائٹ mushahedat.com کی زینت بن چکی ہیں۔ آج کی تقریر بھی اِسی کی ایک کڑی ہے۔ تربیتِ اولاد میں انفاق فی سبیل اللہ اور مالی قربانیوں کا بڑا تعلق ہے اور ہمارے خلفاء نے بڑے حسین پیرایہ میں اِس مضمون کو مختلف مواقع پر احباب جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ جماعت احمدیہ میں جاری تنظیموں کے بانی حضرت مصلح موعودؓ نے افراد جماعت کی تعلیم و تربیت پر لیکچر دیئے، خطبات و خطابات ارشاد فرمائے وہ مجلس انصار اللہ نے "سبیل الرشاد"، لجنہ اماء اللہ نے "الاظھار لذواتِ الخمار" اور مجلس خدام الاحمدیہ نے "مشعل راہ" کے نام سے شائع کروا رکھے ہیں۔ اس میں اضافہ یہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ نے پانچوں خلفاء کے تربیتی ارشادات کو ایک الگ کتاب میں طبع کر کے جماعت کے بچوں اور اُن کے والدین پر احسان عظیم کیا ہے۔ اِس تربیتی خزانہ میں تربیت اَولاد کو مالی قربانیوں کے حوالہ سے دیکھا جائے تو خلاصۃً یوں کہا جا سکتا ہے کہ خلفاء نے فرمایا کہ والدین یا خاندان کے بزرگ بچوں کو کوئی رقم دیں، ماہانہ یا روزانہ جیب خرچ دیں تو ساتھ تلقین کریں کہ اس سے چندہ ضرور دیں۔ جب عیدی ملے تو اس میں سے غرباء کا حق نکالیں۔ عیدی میں سے چندہ دیں۔ مجھے یاد ہے کہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ جماعت کے بچوں اور بچیوں کو اسی طرف کثرت سے توجہ دلایا کرتے تھے۔ کہ وقف جدید کا چندہ بچے اپنی جیب خرچ سے ادا کیا کریں اب تو ذیلی تنظیموں نے بڑے خوبصورت چندہ باکس بنا رکھے ہیں۔ جن میں احمدی بچے چندہ ڈالتے ہیں یا اپنا جیب خرچ ڈالتے ہیں اور جب اس کو توڑتے جو کھولتے ہیں تو اس رقم سے چندہ بھی دیتے ہیں۔ اس طرف بھی توجہ دلانی چاہئے۔ وصیت کے روحانی و مالی نظام میں بھی طلبہ کو جیب خرچ پر چندہ دینے کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔ مجلس اطفال الاحمدیہ میں اطفال، ناصرات الاحمدیہ میں ناصرات اور خدام الاحمدیہ میں خدام کے جو چندہ ہائے مجالس ہیں وہ بھی اِس امر کی عکاسی کرتے ہیں کہ تربیتِ اولاد میں مالی قربانی کا بہت گہرا تعلق ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ میں جا کر اس امر کی تمیز ہو جاتی ہے کہ کمانے والے خدام اس ریشو سے چندہ دیں گے اور ایسے خدام جو طلبہ ہیں اُن کے چندہ کی رسید مختلف ہوتی ہے۔ یہ صرف چندہ ڈالنے کی عادت ہے۔ ذیلی تنظیموں میں شعبہ خدمت خلق بھی ہے۔ اس کا تعلق بھی مالی قربانیوں سے ہے۔ عیدین کے موقع پر قیدیوں کو تحائف دینا۔ غریب اور مفلس لوگوں کی امداد بھی۔ انفاق فی سبیل اللہ کا حصہ ہے۔ بچوں خصوصاً خدام کو افریقہ کے مکینوں کے لیے تازہ، میٹھے اور صاف پانی کے نلکے لگوانے کا جو سسٹم ہے۔ اُس میں خدام بڑے ذوق وشوق سے مالی قربانی کرتے اور کنویں لگوا رہے ہیں۔ نادار مریضوں کے لئے ادویات خرید کر دینا بھی اُس مالی قربانی میں شامل ہے جس کا تعلق تربیت اولاد سے ہے۔ مغربی ممالک میں نادار اور غریب لوگوں کی امداد کے لیے رقوم اکٹھے کرنے کے لیے جو واک کی جاتی ہیں اس میں والدین اپنے بچوں کو ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ تا اوّل انہیں عادت پڑے اور دوم اُن کی طرف سے امداد ہو کر وہ ثواب حاصل کریں۔ مَیں نے یہ چند امور کا ذکر کر دیا ہے جن کا تعلق اولاد کی مالی قربانی سے ہے۔ اِس میں ایک اَور اہم پوائنٹ کا بتانا ضروری ہے اور وہ یہ کہ جب بچوں کی طرف سے چندہ دینا ہو تو والدین بچوں کو رقم دیں کہ جاؤ! اپنی طرف سے چندہ دے کر آؤ تا ان کو عادت بھی پڑے اور چندہ دینے کی ترغیب بھی ہو۔ چندے کی بہت سی اقسام ہیں۔ بعض چندے اَن کہے ہوتے ہیں جیسے مساجد یا جماعتی عمارات وقارِ عمل کے ذریعہ سے تعمیر ہو تو تعمیراتی اخراجات بہت بچ جاتے ہیں یہ بھی ایک قسم کا چندہ ہے۔ جماعتی خدمات کے لئے وقت دینا، پٹرول خرچ کر کے مطلوبہ یا مقررہ جگہ جا کر پروگرام میں شامل ہوتے ہیں یا فون کا استعمال کر کے افراد کو پروگرام کے لئے بلاتے ہیں یہ بھی مال کی قربانی ہے۔ ذیلی تنظیموں کے جو عہد ہیں اُن میں مالی قربانیوں کا ذکر ہے۔ اُن کے مطابق عمل کرنا بھی تربیتِ اولاد کا حصّہ ہے۔

سامعین! والدین اور بزرگوں کے اولاد کی خاطر مالی قربانی بارے چند امور بیان کرنے کے بعد اب ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تقریر کے عنوان میں تربیت اولاد اور دوم مالی قربانی پر ایک نظر ڈال لی جائے۔ تربیت کا لفظ ربّ سے نکلا ہے۔ جس کے معنی پالنے، پرورش اور نگہداشت کرنے کے ہیں۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ربّ بن کر اپنی مخلوق جو اُس کے نزدیک اُس کی اولاد ہے کی پرورش کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے پَر تو والدین مربّی بن کر اپنے بچوں کو نا صرف پالتے ہیں بلکہ روحانیت اور اخلاقیات سے آشکار کرنے کے بھی سعی کرتے ہیں۔ **اولاد** کا لفظ ولد سے ہے جس کے معنی بال بچے اور آل وعیال ہے جس میں بیٹے اور بیٹیاں شامل ہیں۔ کمیونٹی، معاشرہ میں بسنے والے بچے گو صُلبی اَولاد تو نہیں ہوتے لیکن تعلیم وتربیت اور اصلاح کے لحاظ سے محلہ کے بچے بھی ہر بندہ یا بندی کی اَولاد ہی ہوتی ہے بالخصوص اسلامی دنیا میں۔ حضرت مصلح موعودؓ بانیٔ تنظیم مجلس انصار اللہ نے ایک دفعہ انصار کو مخاطب ہو کر فرمایا تھا کہ جماعت کے بچے بھی آپ کی اولاد ہیں۔ جن کی تعلیم وتربیت آپ کی ذمّہ داری ہے۔ جوائنٹ فیملی سسٹم میں تمام بہن بھائیوں کی اولاد اور چچا تایا کی اولاد کی تعلیم وتربیت بھی اِسی زُمرے میں آتی ہے۔ اولاد کی تربیت میں پہلا اہم گُر یہ ہے کہ والدین، خاندان کے بزرگ اپنی اولاد کے لیے نمونہ بنیں۔ مثلاً آج کے موضوع سخن کے مطابق والدین کو مالی قربانی میں بھرپور حصہ لینا چاہیے اور یہ قربانی بچوں کی تربیت کے لیے ظاہراً یعنی اُن کو بتا کر دی جائے یا اُن کے سامنے انفاق فی سبیل اللہ کی جائے اور ساتھ ساتھ بچوں کے سامنے مالی قربانی کی اہمیت بھی اُجاگر کرتے رہنا چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لیے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اُسی قدر کوشش اس امر میں کرو“

(ملفوظات جلد صفحہ 109)

اب حضورؑ کے اس ارشاد پر غور کریں تو حضورؑ نے جہاں یہ فرمایا کہ جو کوشش اولاد کے لیے مال جمع کرنے کی کرتے ہو تا اولاد کا مستقبل روشن ہو ویسے ہی اِسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔ اس امر میں جو پہلوؤں آتے ہیں اُن میں سے ایک امر اُن کو مالی قربانی کی عادت ڈالنا ہے اور اِن کا مالی قربانی کرنا اس قدر سود مند ثابت ہو گا کہ اَولاد کا

مستقبل روشن ہو جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کا اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنا بھی صدقہ دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ صدقہ دینا تو بہت اچھا ہے مگر اولاد کی تربیت سے لامتناہی سلسلہ صدقات کا شروع ہو جاتا ہے۔ اچھی تربیت والی اولاد جو آئندہ کے لیے نیکی کا موجب بنتی ہے۔ وہ صدقہ دیتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

”اپنی اولاد کی تربیت کی فکر کریں اور اِن پر معاشرے کے غلط رنگ کبھی نہ چڑھنے دیں۔ انہیں تقویٰ کے رنگوں سے مزیّن کریں...ان کی نیکیوں اور دین کی خدمت کی باتیں آپ کے لیے فخر کا باعث ہونی چاہیں۔ اگر آپ متقی اور دیندار اولاد چھوڑ جائیں تو یہی وہ متاع ہے جو آخرت میں بھی آپ کے کام آئے گا“

(خطاب بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2011ء)

تربیتِ اولاد اور مالی قربانی کے عنوان پر گہرائی میں جا کر غور کریں تو ایک نکتہ سورۃ بنی اسرائیل آیت 32 میں بیان ہوا ہے۔ اور اس آیت کی تلاوت تقریر کے آغاز پر مَیں کر آیا ہوں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اپنی اولاد کو کنگال ہونے کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم ہی ہیں جو انہیں رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ ان کو قتل کرنا یقیناً بہت بڑی خطا ہے۔ یعنی اُن کو مالی قربانی کی عادت نہ ڈالنا قتلِ اَولاد کے مترادف ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ

”قتل اولاد کے ایک معنی ان کی تربیت نہ کرنا ہے“

سامعین! ایک اہم امر یہ ہے کہ اپنے بچوں میں مالی قربانی کا شغف اور شوق پیدا کرنے کے لئے خاندان اور بزرگوں کی مالی قربانیوں کے واقعات سنانے چاہییں۔ جیسے حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے متعلق بتائیں کہ وہ بس یا ٹرین کا سفر نہیں کرتے تھے۔ پیدل چل کر جو چند پینیاں بچتی وہ چندہ میں دے دیتے۔

پاس ہو مال تو دو اِس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکر مسکین رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو

سامعین! تقریر کے آخر پر مالی قربانی کی اہمیت و برکات کا ذکر اختصار سے کرنا ضروری سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ نے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ میں فرمایا کہ تم نیکی کو ہرگز نہیں پاسکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز اللہ کی راہ میں قربان نہ کرو۔ کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہؓ نے اپنا پسندیدہ اور نفع رساں بیر حاء نامی باغ جس میں میٹھے پانی کا کنواں تھا اور بہت مشہور تھا اور قیمتی بھی تھا، اسلام کے لیے وقف کر دیا تھا۔

(بخاری کتاب التفسیر)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انفاق فی سبیل اللہ کی برکات کی ایک اور مثال بھی بیان فرمائی ہے کہ جب ایک بیج زمین میں بویا جاتا ہے تو اُس کے سات خوشے نکلتے ہیں۔ ہر خوشہ میں 100 دانے پیدا ہوتے ہیں۔ جس طرح یہ اناج بڑھتا ہے اسی طرح مالی قربانی سے رقوم میں برکت ہوتی ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے دل کھول کر اپنی بساط اور طاقت سے بڑھ کر مالی قربانیاں کیں۔ آج کے دَور میں اَرضِ بلال میں اگر 10 بچے کسی کے ہاں پیدا ہوئے تو ایک بچہ اسلام احمدیت کی اشاعت کے لیے وقف کر دیا تا وصیت کا 1/10 پورا ہو۔ اگر مرغی 10 انڈے دیتی تو ایک انڈہ راہِ مولیٰ میں قربان کر دیتے ہیں۔ اس میں بچے، بڑھے، بوڑھے، نوجوان سب شامل ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اُس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے کیونکہ علاوہ لنگر خانہ کے اخراجات کے دینی کارروائیاں بھی بہت سے مصارف چاہتی ہیں۔ صدہا مہمان آتے ہیں مگر ابھی تک بوجہ عدم گنجائش مہمانوں کے لئے آرام دہ مکان میسر نہیں جیسا کہ چاہئے۔ چارپائیوں کا انتظام نہیں۔ توسیع مسجد کی ضرورتیں بھی پیش ہیں تالیف اور اشاعت کا سلسلہ بمقابل مخالفوں کے نہایت کمزور ہے۔ عیسائیوں کی طرف سے جہاں پچاس ہزار رسالے اور مذہبی پرچے نکلتے ہیں ہماری طرف سے باالتزام ایک ہزار بھی ماہ بماہ نکل نہیں سکتا۔ یہی امور ہیں جن کے لئے ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔“ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 83)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ تربیت اولاد کے بارہ فرماتے ہیں:

’’ ہر مرد و عورت کی جب شادی ہوتی ہے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے اولاد ہو۔ اگر شادی کو کچھ عرصہ گزر جائے اور اولاد نہ ہو تو بڑی پریشانی کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ مجھے بھی احمدیوں کے کئی خط روزانہ آتے ہیں جن میں اس پریشانی کا اظہار ہوتا ہے، دعا کے لئے کہتے ہیں۔ لیکن ایک احمدی کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اولاد کی خواہش ہمیشہ اس دعا کے ساتھ کرنی چاہئے کہ نیک صالح اولاد ہو جو دین کی خدمت کرنے والی ہو اور اعمال صالحہ بجالانے والی ہو۔ اس کے لئے سب سے ضروری بات والدین کے لئے یہ ہے کہ وہ خود بھی اولاد کے لئے دعا کریں اور اپنی حالت پر بھی غور کریں۔ بعض ایسے ہیں جب دعا کے لئے کہیں اور ان سے سوال کرو کہ کیا نمازوں کی طرف تمہاری توجہ ہوئی ہے، دعائیں کرتے ہو؟ تو پتہ چلتا ہے کہ جس طرح توجہ ہونی چاہئے اس طرح نہیں ہے۔ مَیں اس طرف بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں کہ اولاد کی خواہش سے پہلے اور اگر اولاد ہے تو اس کی تربیت کے لئے اپنی حالت پر بھی غور کرنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ جب اولاد سے نوازے یا جو اولاد موجود ہے وہ نیکیوں پر قدم مارنے والی ہو اور قرۃ العین ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک دعا حضرت زکریاؑ کے حوالے سے ہمیں سکھائی ہے کہ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ (آل عمران:39) کہ اے میرے رب! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریّت عطا کر یقیناً تو بہت دعا سننے والا ہے۔ ایسی پاک نسل عطا کر جو تیری رضا کی راہوں پر چلنے والی ہو اور جب انسان یہ دعا کر رہا ہو تو خود اپنی حالت پہ بھی غور کر رہا ہوتا ہے کہ کیا مَیں ان سارے حکموں پر عمل کر رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیئے ہیں؟

پھر ایک جگہ حضرت ابراہیمؑ کی اس دعا کا ذکر ہے، فرمایا رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (الصّٰفّٰت:101) اے میرے رب! مجھے صالحین میں سے وارث عطا کر، مجھے نیک صالح اولاد عطا فرما۔ پس جو والدین اولاد کے خواہش مند ہوں انہیں نیک اولاد کی خواہش کرنی چاہئے اور پھر اولاد کی تربیت بھی اس کے مطابق ہو اور جیسا کہ میں نے کہا اولاد کی تربیت کے لئے سب سے پہلے اپنے نمونے قائم کرنے چاہئیں۔ واقفین نو بچوں کے جو والدین ہیں انہیں خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے جس انعام سے نوازا تھا اس نے تو قربانی کا بھی اعلیٰ معیار قائم کر دیا۔ پس جو والدین اپنے بچوں کو وقف نو میں شامل کرتے ہیں انہیں خصوصاً اور دوسروں کو بھی، عام طور پر ہر احمدی کو دعا کرتے رہنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتے ہوئے انہیں ایسی اولاد سے نوازے جو حقیقت میں دین کی خادم بننے والی ہو، جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو تلاش کرنے والی ہو اور صالحین میں شمار ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ 13 اکتوبر 2006ء)

(کمپوزڈ: تمثیل احمد)

✡✡✡✡